سوال نمبر 01

آج کی منتشر امہ کو متحد کرنے کا لائحہ عمل

تعارف:

تاریخ اتار چڑھاؤ اور عروج و زوال کے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ جب اقوام انفرادی فائدے کے لیے اجتماعی قوت کو کھو بیٹھیں یا باہم متحد ہو کر اپنی معاشرتی و معاشی حیثیت کو دوبالا کر لیتی۔ کچھ اس اصول پر ہی آج مسلم امہ اپنے انفرادی فائدوں کی غرض سے اجتماعی قوت سے محروم ہے۔ مسلم امہ فرقہ بازی سے لے کر سیاسی و معاشی نظام میں ایک دوسرے سے ایک سو اسی ڈگری کے زاویے پر منتشر ہیں لیکن اسلام تو ایک مکمل ضابطہ فراہم کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی ذات قرآن میں ارشاد فرماتی ہے "اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ بازی میں نہ پڑو۔" اگر مسلمان اپنی دینی تعلیم اور جدید تعلیم کے پیرائے میں ایک منظم فریم ورک پر عمل کریں تو مسلم اقوام اپنی گم شدہ عظمت کو حاصل کر سکتی ہے

جیسے علامہ اقبال فرماتے ہیں

ایک ہو جاؤ مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر

(ڈاکٹر علامہ محمد اقبال ؒ)

آج کے دور میں مسلم امہ کے منتشر ہونے کی بڑی وجوہات:

1- تفرقہ کی بنیاد پر اختلاف قائم رکھنا:

آج کے جدید ٹیکنالوجی کے دور میں جہاں یورپی ممالک ایک دوسرے سے آگے نکل رہے ہیں وہاں مسلم امہ اپنے زوال کا شکار ہے مسلم امہ مختلف میں تفرقہ بازی کے اختلافات میں ایک دوسرے سے دور جاری ہیں حالانکہ اسلامی تعلیمات آج بھی موجودہ مسائل کو حل کرنے کا جدید طریقہ فراہم کرتی ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات قرآن میں ارشاد فرماتی ہے

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ بازی مت پڑو"

(القرآن)

2) خلافت کے نظام کی عدم موجودگی

اسلام ایک دین ہے جو ریاست کے ہر پہلو میں ایک منفرد نظریہ اور انتہائی کامیاب حل فراہم کرتا ہے اسلام میں ریاست کی حاکمیت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جبکہ خلیفہ اس کی دی ہوئی طاقت کو ایمانداری سے استعمال کرنے کا پابند ہے جبکہ مسلمان ممالک میں آج اس نظریہ کی عدم موجودگی ہے

"وہ وقت یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بھیجنے والا ہوں" القرآن

3) اسلامی اقدار کو نظر انداز کرنا

مغربی رسم رواج اور طرزِ حیات کی پیروی کرتے ہوئے آج مسلم امت اتحاد کی قیمتی دولت سے ہاتھ دھو بیٹھی ہے۔ اسلامی اقدار اس چیز کا مطالبہ کرتی ہیں کہ ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کے کاموں میں تعاون کرو۔ یہ اتحاد کی ہی دولت تھی کہ مسلمان غزوہ بدر سے لے کر غزوہ تبوک تک کم تعداد میں ہونے کے باوجود کافر فوجوں پر غالب تھے علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

"یورپ کے طرزِ زندگی نے مسلم امہ کو منتشر کرنے کے لیے ایک کیٹالسٹ کا کام کیا ہے لہٰذا آج مسلم اپنی اقدار بھول بیٹھے۔" اقبالؒ

تھے تو آباہی تمہارے مگر تم کیا ہو
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو اقبال

4) وسائل کا غیر جانبدارانہ نظام کی عدم موجودگی

مسلم اقوام میں وسائل کا مسلم اقوام کے لیے اور ایک دوسرے کے اجتماعی فائدے کے لیے استعمال نہ کرنا آج کے مسلمان حکمرانوں کے منتشر نظریات کی نشاندہی کرتی ہے۔ مسلم امہ کا ایک ادارے اور اصول سے باہر ہو کر بیرونی ممالک سے تجارتی تعلقات بڑھانا اور وسائل کو ان کے استعمال میں دینے کی وجہ سے مسلم امہ اس بدحالی کا شکار ہے

5) مغربی ممالک کی طرف جھکاؤ اور مسلمانوں کے درمیان نااتفاقی

مغربی ممالک کی طرف معاشی اور ملٹری جھکاؤ مسلمانوں کو اندرونی طور پر کمزور کرتا ہے جس کے باعث مسلم حکمران ایک متحد نقطہ پر جمع نہیں ہوتے اور بیرونی قوتوں کے ذریعے سے ایک دوسرے کے خلاف استعمال ہوتے۔

6) جدید علم کی کمی اور مسلم امہ کا انتشار

عرب کے مسلمان تعلیمی میدان میں آگے جانے کی وجہ سے مسلم ریاست عروج کے منطقی زاویے پر پہنچی۔ لیکن آج کے دور مسلم امہ تعلیم، طب اور ٹیکنالوجی کے میدان میں یورپ کے زیر سایہ ہے

7) بیرونی سازشیں:

افغانستان سے لے کر سعودی عرب تک اور مصر سے لے کر ترکی تک تقریباً 57 مسلم ممالک جو کہ دنیا کی آبادی کا 21% ہیں ایک نقطہ پر جمع نہ ہونا بیرونی سازشوں کا نتیجہ ہے طرف ~~ہا~~ عقیدوں کے اختلاف پر مسلم ممالک کو زخ پہنچانا معاشرتی اتحاد کی محرومی کو یقینی بناتا ہے

8) انفرادی فائدے کو اجتماعی فائدے پر فوقیت:

مسلم امہ میں آج کے دور میں بھائی چارے اور ایثار کی قربانیوں کا جذبہ میں واضح کمی پیش آئی ہے جس کی وجہ سے مسلمان انفرادی فائدے کو اجتماعی فائدے پر ترجیح دینے لگا ہے جو کہ انتشار کا سبب ہے

اسلامی تعلیم کے مطابق حل:

1) خلافت کے نظام کو رائج کرنا

اسلام ایک توحید پرست دین ہے جو ریاست کی حاکمیت کا اختیار صرف اللہ کو دیتا ہے جبکہ خلیفہ اسی کی دی ہوئی طاقت کو لوگوں کی فلاح اور مسلم امہ کے فائدے کے لیے امانت کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اگر یہ نظام آج رائج کیا جائے تو مسلم قوم ایک قوم کی طرح جمع ہو سکتی ہے

CS CamScanner

2) اسلامی تعلیمات اور اجماع و اجتہاد کو اجاگر کرنا:

مغربی سے تعلیمی میدان میں پیچھے رہنے نے ہمیں مغرب کا منحصر بنا دیا ہے اور اسی بنیاد پر مسلم اسلامی ذریعے کی بجائے باہمی اختلافات کا حل ایک دوسرے سے دوری میں دیکھتے ہیں

3) مسلم آرگنائزیشن 'OIC' کی مضبوطی:

او آئی سی ایک ایسی مسلم آرگنائزیشن اور فورم ہے جو مسلم امہ کو ایک وحدت کا داعی بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے اگر اس فورم کو اسلامی نظام حکومت میں مثالی اعلیٰ جگہ کے اصولوں پر چلایا جائے تو یہ NATO جیسی خدمات مسلم سر انجام دے سکتی ہے

او آئی سی کے نیچے متحد ہونے کے طریقے:

1) جدید تعلیم کا حصول اور مسلمان معاشرے میں شعور کو بیدار کرنا

مسلم امہ ایک دوسرے ممالک میں میں جدید علم کے مواقع کا حصول سکتی ہے جس مسلمان اقوام کی یورپ کی یونیورسٹیوں سے منحصر ہونا کافی حد تک کم بھی ہوگا اور مسلم اقوام کو

گلوبل ساؤتھ سے گلوبل نارتھ کی طرف سفر کو
بھی یقینی بنائے گی۔

2) معاشی طور پر باہمی تعاون :

باہمی وسائل کا استعمال اور مسلم ممالک کا مختلف مہارات پر اکٹھا ہونا معاشی بحران کو کم کر سکتا ہے اگر مسلم اقوام معدنیات، تیل اور کوئلے اور زراعت کی مصنوعات کا آپس میں تبادلہ کریں تو یہ انتہائی فائدہ مند فیصلہ ثابت ہو سکتا۔

3) مشترکہ دفاع کا انتظام :

نیوکلیئر خطرے نے اکیسویں صدی میں سکیورٹی کی تعریف ہی تبدیل کر دی ہے اگر مسلم اقوام ایک محور پر اکٹھے ہو کر مشترکہ دفاع جیسا کہ پاکستان اور سعودیہ نے کیا، کریں تو کسی بیرونی طاقت کے شر اور سے بچاؤ بہت حد تک ممکن ہے

4) جدید ٹیکنالوجی (اے آئی) کے لیے متحدہ لائحہ عمل :

مسلم معاشرے اور مسلم اقوام کے لیے جدید ٹیکنالوجی یعنی اے آئی ایک ابھرتا ہوا مسئلہ ہے اگر مسلم اقوام اس اہم

M T W T F S تاریخ:

مسئلے کے ایک متحدہ پالیسی جاری کریں تو مسلم اقوام میں ٹیکنالوجی کے ذریعے غلط اخبار پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

5) مشترکہ انصاف کا ادارہ:

مسلم اقوام کے مسائل کو حل کرنے کے لیے OIC کے تحت مشترکہ انصاف کا ادارہ بنائے جو انصاف کی بنیادوں اور اتحاد کی دیواروں کو مدِ نظر رکھتے مسائل کا حل دے تو مسلم اقوام بیرونی و اندرونی مسائل کے لیے انتشار کا شکار نہیں ہوگی۔

6) فلاحی اور حادثاتی نقصان کے بچاؤ کے لیے اجتماعی تعاون:

مسلم اقوام اپنے اجتماعی و اسلامی تعلیمات کے مطابق اگر فلاحی ریاستوں کا وجود کا برقرار رکھنا چاہتی ہیں تو ضروری ہے کہ ایک فلاحی اور حادثاتی نقصان کو پورا کرنے کے لیے باہمی تعاون کا ادارہ قائم کریں۔

محاکمہ:

مندرجہ بالا تمام اقدام کو اختیار کرتے ہوئے مسلم اقوام اپنے درمیان باہمی تعاون کی فضا پیدا کر سکتی ہیں ان کے ذریعے اپنی انفرادی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر مسلم امہ کا کھویا ہوا عروج حاصل کیا جا سکتا ہے۔